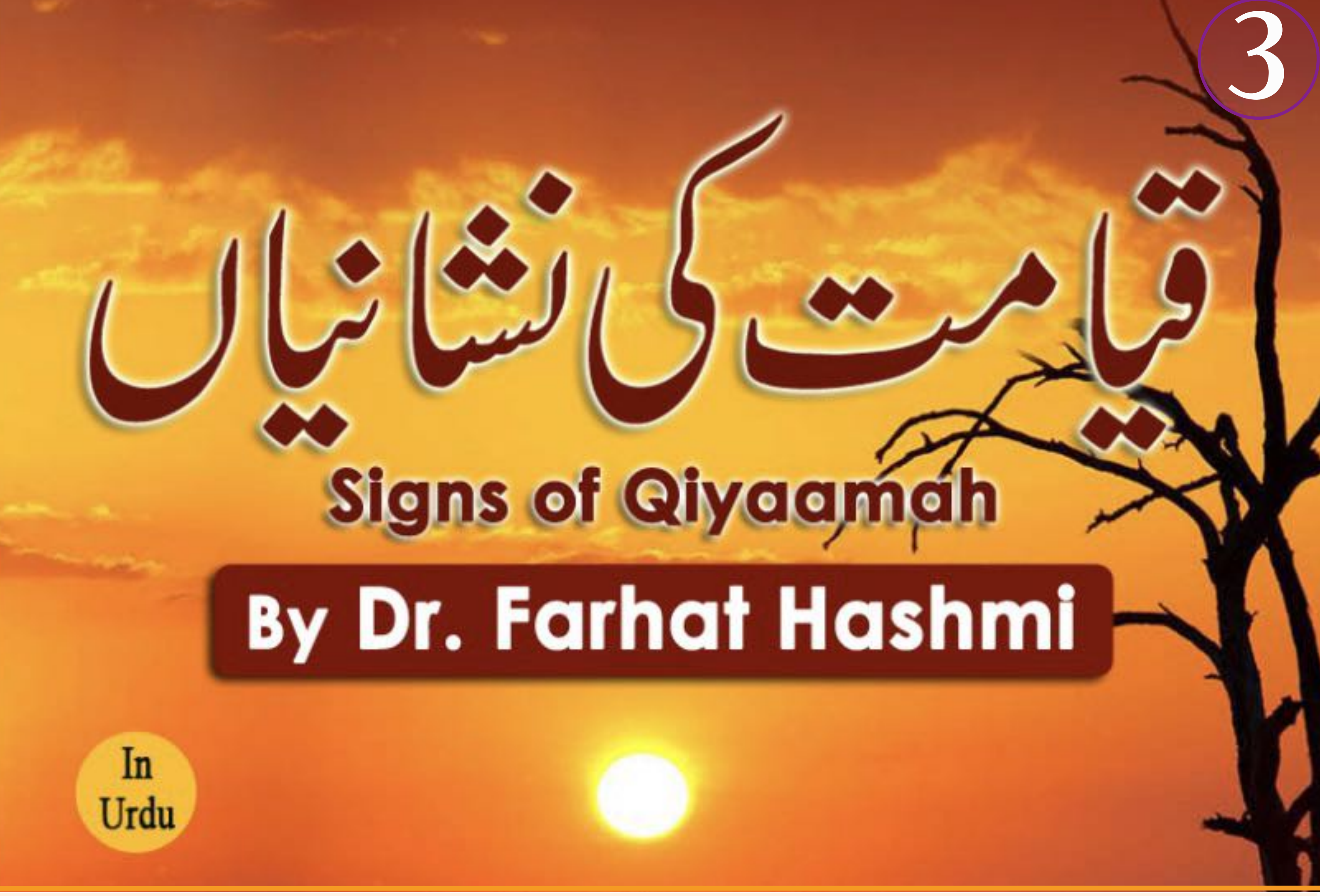


# Lesson-3

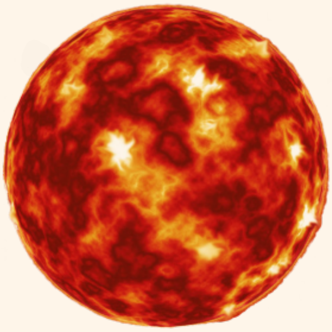

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

# علامات قیامت

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں، جب وہ خود ہی آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہے گا۔

# علامات قیامت کے تربیتی پہلو

## لوگوں کو غفلت سے جگانا مقصود

قرطبی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں
کہ علامات کو پہلے ظاہر کرنے اور لوگوں کو ان علامات سے آگاہ کرنے میں یہ حکمت ہے کہ

- لوگوں کو ان کی غفلت سے جگایا جائے
- اور تاکہ ان کو توبہ کے ذریعے اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے کے ذریعے اپنی ذات کے بارے میں محتاط رہنے پر اکسایا جائے
- تاکہ قیامت ان کے اور ان رکاوٹوں کے درمیان حل تلاش کرنے سے پہلے اچانک قائم نہ ہوجائے (جو رکاوٹیں ان کے نیک اعمال کرنے کے درمیان میں حائل ہیں)۔
- پس لوگوں کو چاہیئے کہ قیامت کی علامات ظاہر ہوجانے کے بعد اپنے آپ پر غور کریں اور دنیا سے کٹ جائیں اور جس قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے لیے تیاری کریں
- اور یہ علامات اس بات کی علامت ہیں کہ دنیا کا خاتمہ ہونے والا ہے

اب ہمارے پاس موقع ہے کہ نصیحت حاصل کریں اور جس قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی تیاری کریں
وہ دن جو ہماری زندگیوں میں سب سے اہم دن ہے

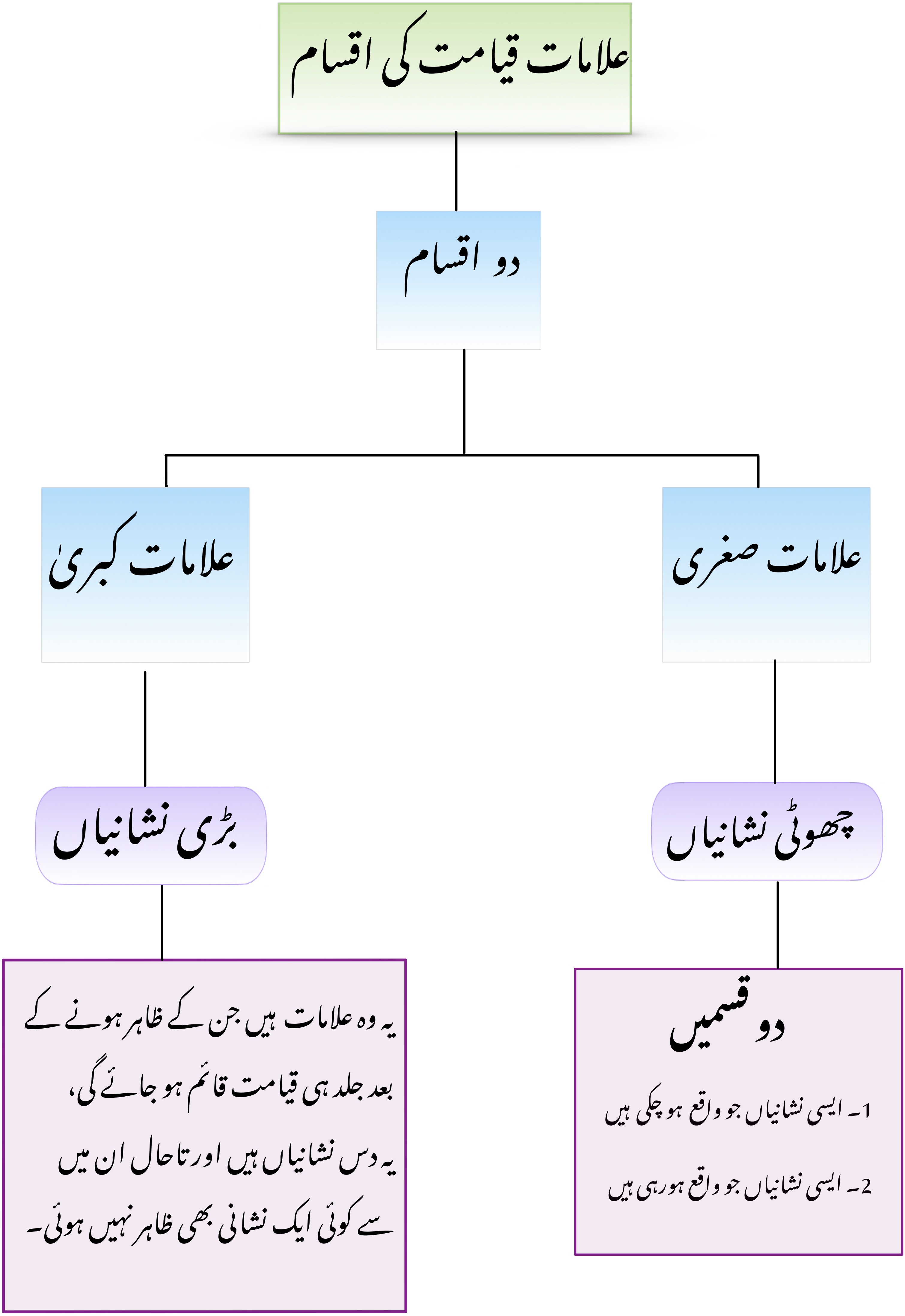
علامات قیامت کی اقسام
دو اقسام
علامات صغری
علامات کبریٰ
چھوٹی نشانیاں
بڑی نشانیاں
دو قسمیں
1۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو چکی ہیں
2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں
یہ وہ علامات ہیں جن کے ظاہر ہونے کے
بعد جلد ہی قیامت قائم ہو جائے گی،
یہ دس نشانیاں ہیں اور تا حال ان میں
سے کوئی ایک نشانی بھی ظاہر نہیں ہوئی۔

# علامات قیامت صغری

## 1۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو چکی ہیں

1۔ نبی ﷺ کی بعثت اور نبی ﷺ کی وفات

2۔امت محمد ﷺ کا آنا قیامت کی نشانی

3۔ شق قمر

4۔بیت المقدس کی فتح

5۔ کثرت اموات

6۔خوارج کا ظہور

7۔ ارض حجاز میں آگ کا ظہور

8۔آپس کی ایک عظیم جنگ

9۔ ترکوں سے جنگ

10۔ اسلامی ریاست کی توسیع

# 6۔ خوارج کا ظہور

خَرَجَ

اسم فاعل

خارج

(خوروج کرنے والے)

## خوارج کا ظہور

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ امت میں نبی صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج اور طریقے کے خلاف کچھ فرقے پیدا ہو جائیں گے۔

انہی میں سے ایک فرقہ خوارج بھی ہے۔

بعض علماء کرام کی رائے ہے کہ کہ خارجیوں کی ابتداء دراصل رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ سے ہی ہو گئی تھی۔ یہ علماء ذوالخویصرہ کو خارجیوں کا پہلا آدمی شمار کرتے ہیں۔

اس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر اس سونے کی تقسیم کی بارے میں اعتراض کیا تھا جسے سیدنا علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبی کریم ﷺ کی طرف مدینہ منورہ روانہ کیا اور پھر جب آپ ﷺ نے اس کو چند لوگوں میں تقسیم کیا تو اس شخص کو بہت اعتراض ہوا اور اس نے کہا کہ اے محمد ﷺ عدل کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے بتایا تھا کہ اس کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ جو قرآن پڑھیں لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے پار ہو جاتا ہے

بعض علماء کی رائے ہے کہ خارجیوں کے فتنے کا آغاز امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف ان کے خروج سے ہوا تھا۔ جس کے نتیجے میں عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔

پھر ان کا فتنہ اتنا بڑھ گیا کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا۔

[محدث فارم]

## راجح قول

لیکن راجح رائے یہ ہے کہ "خوارج "کا اطلاق ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے مسئلہ تحکیم کے سبب علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا تھا۔

اس حکم میں کہ ایک بہت بڑے گروہ کی صورت میں وہ ایک جماعت تھے کہ جس کا ایک سیاسی رخ تھا۔ ان کی خاص آراء اور نظریات تھے کہ جس نے با قاعدہ ایک عقیدہ کے طور پر فکری اثر چھوڑا تھا جو آج تک موجود ہے۔[محدث فارم]

## تحکیم کا مسئلہ

جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کےدرمیان جنگِ صفین کے بعد صلح کی صورت پیدا ہونے لگی تو یہ طے پایا کہ دونوں پارٹیوں کی طرف سے حکم مقرر کیے جائیں گئے تو لوگوں میں ایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے کہا کہ یہ دونوں کافر ہو گئے ہیں کیونکہ فیصلہ کرنا اور حکم نافذ کرنا تو اللہ کے اختیار میں ہے انہوں نے اس آیت سے استدلال پکڑا کہ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ (الانعام:57)

علی رضی اللہ عنہ نے ان سے گفتگو کے لیے ابن عباس کو بھیجا

ابن عباس نے ان کا رد بھی کیا ۔ [از قاری بشر صاحب]

## کلمتہ بالحق ارید بالباطل

یہ بات درست لیکن انہوں نے اس سے باطل نظریے کا استدلال کیا ہے

# خوارج کے عقائد و نظریات

- حکومت کے خلاف خروج کرنا
- کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر کہنا
- مسلمان سے قتال کو جائز سمجھنا
- نصوص سے غلط استدلال کرنا

## ہر دور میں خوارج کا پایا جانا

امام شہرستانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ؛

"ہر وہ شخص کہ جو ہر اس امام و امیر المسلمین کے خلاف خروج (غداری و قتل گری) کرے کہ جس پر مسلمانوں کی پوری جماعت اتفاق کر چکی ہو اس کا نام "خارجی" ہو گا ۔

چاہے یہ خروج صحابہ کرام کے دور میں خلفاء و آئمۃ المسلمین الراشدین المھدیین کے خلاف ہو ،

چاہے ان کے بعد تابعین عظام کے زمانہ میں ہو

یا آج تک کسی بھی دور میں کسی بھی امام و امیر المسلمین برحق کے خلاف ہو۔[محدث فارم]

**ان خصلتوں سے بچنا نہایت ضروری ہے**

## نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: تم میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر خیال کروگے۔ تمہیں اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال ان کے اعمال کے مقابلے میں معمولی نظر آئیں گے۔

وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ شکاری اس کے پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں کچھ نہیں دیکھتا۔ وہ تیر کی لکڑی پر نظر کرتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا۔ وہ تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے سوفار (چٹکی) میں شک کرتا ہے کہ شاید اس میں کوئی چیز ہو۔

[5058:صحیح البخاری ]

## بظاہر دین کی باتیں کرنے والے بے وقوف نوجوان

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: آخر زمانے میں ایسے نوجوان ہوں گے جو کم عقل ہوں گے۔ یہ لوگ سب سے بہترین ہستی کے قول کا حوالہ دیں گے/کی باتیں کریں گے (یعنی بات کرتے ہوئے قرآن و حدیث سے دلیل لیں گے) لیکن وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر، شکار کو پار کرکے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کردو۔ ان کو قتل کرنے کا قیامت کے دن اجر ملے گا۔

[5057:صحیح البخاری ]

## بہترین گفتگو کرنے والے مگر عمل سے خالی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں (باہمی) اختلاف اور گروہ بندی ہوگی۔ ایک جماعت ہوگی جو گفتگو تو بہت اچھی کرے گی اور اعمال برے کرے گی۔ وہ قرآن پڑھیں گے اس طرح کہ قرآن ان کی ہنسلی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی تلاوت قرآن کا کوئی اثر ان پر نہ ہوگا) دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

وہ ایمان کی طرف نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر واپس اپنی تانت پر نہ آجائے، وہ بدترین خلائق ہیں تمام مخلوقات میں بدترین ہیں۔ بشارت ہو اس شخص کو جو انہیں قتل کرے یا ان کے ہاتھ سے قتل ہوجائے۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف لوگوں کو بلائیں گے لیکن قرآن کی کوئی بات ان کے اندر نہیں پائی جائے گی۔

جو ان سے لڑائی کرے گا وہ ان میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ گنجے ہوں گے (ہمیشہ سر منڈا کر رکھیں گے) اور ایک روایت میں ہے: ان کی علامت سر منڈانا ہوگی اور بالوں کو اکھیڑنا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کردو۔

[سنن ابی داود: 4767-4768]

### خوارج کے مختلف نام

حروری | شراۃ | محکمی | قعدیہ

## 7۔ ارض حجاز میں آگ کا ظہور

### حجاز میں آگ کا ظاہر ہونا قیامت کی نشانی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے جو بصری شہر کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔

[صحیح البخاری:7118]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا کہ یہ آگ ہمارے زمانے میں ۶۵۴ سنہ ھ میں مدینہ کے اندر ظاہر ہوئی۔ یہ آگ اس قدر بڑی تھی کہ مدینہ کے مشرقی جانب سے لے کر "حرہ" کی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی تھی اس آگ کا حال ملک شام اور تمام شہروں میں تواتر کے طریقے پر معلوم ہوا ہے اور ہم سے اس شخص نے بیان کیا جو اس وقت مدینہ میں موجود تھا۔ [شرح مسلم للنووی]

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۳ جمادی الآخرۃ سنہ ھ ۶۵۴ کو مدینہ منورہ میں ناگہاں ایک گھر گھراہٹ کی آواز سنائی دینے لگی پھر نہایت ہی زوردار زلزلہ آیا جس کے جھٹکے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دو دن تک محسوس کیے جاتے رہے۔ پھر بالکل اچانک قبیلہ قریظہ کے قریب پہاڑوں میں ایک ایسی خوفناک آگ نمودار ہوئی جس کے بلند شعلے مدینہ سے ایسے نظر آرہے تھے کہ گویا یہ آگ مدینہ منورہ کے گھروں میں لگی ہوئی ہے۔

پھر یہ آگ بہتے ہوئے نالوں کی طرح سیلاب کے مانند پھیلنے لگی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ پہاڑیاں آگ بن کر بہتی چلی جا رہی ہیں اور پھر اس کے شعلے اس قدر بلند ہوگئے کہ آگ کا ایک پہاڑ نظر آنے لگا اور آگ کے شرارے ہر چہار طرف فضاؤں میں اڑنے لگے۔ یہاں تک کہ اس آگ کی روشنی مکہ مکرمہ سے نظر آنے لگی اور بہت سے لوگوں نے شہر بصریٰ میں رات کو اسی آگ کی روشنی میں اونٹوں کی گردنوں کو دیکھ لیا۔

اہل مدینہ آگ کے اس ہولناک منظر سے لرزہ براندام ہو کر دہشت اور گھبراہٹ کے عالم میں توبہ اور استغفار کرتے ہوئے حضورِ اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس پناہ لینے کے لیے جمع ہوگئے۔

ایک ماہ سے زائد عرصہ تک یہ آگ جلتی رہی اور پھر خود بخود رفتہ رفتہ اس طرح بجھ گئی کہ اس کا کوئی نشان بھی باقی نہیں رہا۔ [تاریخ الخلفاء]

# 8۔آپس کی ایک عظیم جنگ

**ایک عظیم جنگ**

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ»۔

[ صحیح مسلم :7438]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑی جماعتیں باہم سخت لڑائی نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریز لڑائی ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعوی ایک ہی ہوگا

یہاں دو گروہوں سے مراد علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی اور معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی مراد ہیں، اور ان کا نام مسلمان کے دو گروہ رکھا گیا ہے،

## وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

یعنی ان کا دین ایک تھا کیونکہ ان دونوں کو اسلام سے ہی موسوم کیا جاتا تھا

دونوں کا دعوی یہ تھا کہ وہ دونوں حق پر ہیں

خوارج اور ان کے پیروکاروں کے اس عقیدے کا رد پایا جاتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں گروہ کافر ہیں۔

[فتح الباری]

# 9۔ ترک سے جنگ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ترکوں سے جنگ کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہوگی۔ گویا ان کے چہرے چمڑے چڑھی ڈھالوں کی طرح چوڑے چوڑے اور تہہ بہ تہہ ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایسے لوگوں سے جنگ کروگے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ [صحیح البخاری:2928]

علما کے مطابق ان لوگوں سے مراد وہ تاتاری منگول ہیں جنھوں نے656ھ بمطابق 1258ء میں متعدد اسلامی ممالک میں تباہی پھیلا دی اور بے شمار لوگوں کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔ مگر بالآخر حکمت الہیٰ کا تقاضایہ ہوا کہ یہ لوگ اسلام قبول کرکے امت اسلامیہ کا حصہ بن گئے۔

[علامات قیامت]

# 10۔ اسلامی ریاست کی توسیع

## زمین کے مشرق اور مغرب میں اسلام کا چرچا ہونا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَبِّ زَوَى لِي الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ

[مسند أحمد:22452]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لئے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق اور اس کے مغرب کو دیکھ لیا اور بلاشبہ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دیکھایا گیا ہے اور مجھے دو سرخ اور سفید خزانے دیئے گئے ہیں۔

### اموی دور میں اس نشانی کا پورا ہونا

"إنّ اللهَّ زَوَى لِيَ الأَرْضَ فرأَيْتُ مَشارِقَها ومغارِبَها وإنّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ ما زُوِيَ لي مِنْها"۔۔۔یعنی اللہ عزوجل نے زمین کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے سکیڑ دیا پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی امت کی بادشاہت کہاں تک پہنچے گی

بنو امیہ کے زمانے میں حاصل ہوچکی ہے کہ مشرق و مغرب تک فتوحات حاصل ہوئیں یہاں تک کہ عقبہ بن نافع وہاں تک پہنچ گئے جہاں تک بحرِ اطلس پھیلا ہوا ہے اور بعض لشکر مشرق کی جانب بھیجے گئے تھے وہ چین اور سندھ اور ہند تک پہنچ گئے

اور اسلامی ممالک کا خطہ ارضیہ وسیع ہوگیا لوگ اس دین میں داخل ہونے لگے اور اس کے ساتھ وہ خبر ثابت ہوگئ جو صادق المصدوق ہستی صلوات اللہ وسلامہ وبرکاتہ علیہ نے دی، اور یہی صورتحال بنو عباس کے عہدِ خلافت میں بھی رہی، ہارون الرشید کی طرف سے بیان کہا جاتا ہے کہ بغداد کے اوپر سے ایک بادل کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا اے بادل جہاں مرضی جاکر بارش برساؤ بالآخر تمہاری پیداوار مجھ تک ہی پہنچے گی۔انہوں نے ایسا اس لیے کہا کیونکہ وہ بادل بغداد سے آگے بڑھ گیا اور اس نے بغداد میں بارش نہیں برسائی۔ [شرح سنن أبي داود]

وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ

دو خزانوں سے مراد

ان دو خزانوں سے مراد سونا اور چاندی ہے

سرخ سونا

سفید چاندی

کسری اور قیصر کے خزانے ہیں جو عراق اور شام
کے ملک میں تھے

[شرح مسلم للنووی]

# علامات قیامت صغری

## 2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

### 1۔ علم سے متعلق علامات قیامت

- علم کا اٹھا لیا جانا
- علماء کا فوت ہوجانا اور جاہلوں کو سردار بنا لیا جانا
- علماء کا اٹھایا جانا ہی علم کا اٹھایا جانا ہے
- علماء کی وفات زمین کی ویرانی
- علماء کی وفات کے ساتھ علم کا دفن ہوجانا
- زمین کی زندگی علماء سے ہے
- علماء نہ ہوں تو لوگوں کا حال بدتر ہوجانا
- علماء کی موت سب سے بڑی مصیبت

- علماء کی موت ایسا شگاف ہے جسے پر نہیں کیا جاسکتا
- علماء کی موت لوگوں کی تباہی کا سبب
- علم سیکھنا اس سے پہلے کہ علماء اٹھا لیے جائیں
- علم کا ضائع ہوجانا
- دنیا کمانے کی فکر اور علم سے دور رہنے کے نتیجے میں جہالت عام ہوجانا
- علم میں کمی آجانا / اہل علم کا دیگر کاموں میں مشغول ہو جانا

## 1۔ علم سے متعلق علامات قیامت

- علم کا ختم ہو جانا
- جہالت کا غالب آجانا
- لوگوں کا اسلام کے بنیادی احکام سے جاہل ہو جانا
- حقیر لوگوں سے علم لیا جانا
- حقیر لوگوں سے علم لینے سے ہلاکت آنا
- نا اہل لوگوں سے فتوے لیے جانا
- خطباء زیادہ اور علماء کا کم ہونا
- جھوٹی حدیثوں کی اشاعت
- بدعت کی کثرت
- قلم کا ظہور
- کتابت کے کئی ذرائع پائے جانا
- دنیاوی علم ظاہر ہو جانا

# علامات قیامت صغری

## 2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہورہی ہیں

### 1۔ علم سے متعلق علامات قیامت

## علم کا اٹھا لیا جانا

نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا [صحيح البخاري:1036]

علم کے اٹھائے جانے سے مراد

آپ ﷺ کے فرمان "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ" ۔۔۔سے مراد ہے کہ قیامت کا دن قائم نہیں ہوگا ،

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: "حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ" ۔۔۔یہ علماء کی موت اور جاہلوں کی کثرت ہونے کی صورت میں ہوگا۔ [عمدة الاحكام]

## علماء کا فوت ہوجانا اور جاہلوں کو سردار بنا لیا جانا

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ دین کے علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ اہل علم کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔

جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

[ صحیح البخاری:100]

### علماء کا اٹھایا جانا ہی علم کا اٹھایا جانا ہے

جب زید بن ثابت فوت ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو یہ دیکھنا پسند کرتا ہو کہ علم کا جانا کیسے ہوگا تو اس طرح علم جائے گا

یعنی اس کا جانا اہل علم اور حامل علم کا جانا ہی ہے۔

## علماء کی وفات زمین کی ویرانی

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا وَاللَّهُ يَحْكُمُ لا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (الرعد:41)

اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ بیشک ہم زمین کی طرف آتے ہیں، اسے اس کے کناروں سے کم کرتے آتے ہیں اور اللہ فیصلہ فرماتا ہے، اس کے فیصلے پر کوئی نظر ثانی کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کی خرابی / ویرانی اس کے علماء اوراس کے فقہاء اور اہل خیر کا فوت ہونا ہے۔

اسی طرح مجاہد بھی کہتے ہیں کہ اس سے مراد علماء کی موت ہے۔[تفسیر ابن کثیر]

## علماء کی وفات کے ساتھ علم کا دفن ہوجانا

عمار بن ابی عمار سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب زید بن ثابت فوت ہوئے تو ہم ایک محل کے سایے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ علم ختم ہوگیا ہے،

آج جو ہستی دفن ہوئی ہے تو بہت بڑا علم دفن ہوگیا ہے

[مستدرک الحاکم]

## زمین کی زندگی علماء سے ہے

قال الشاعر:

الارض تحيا اذا ما عاش عالمها

حتى يمت عالم منها يمت طرف

زمین اس وقت زندہ وشاداب رہتی ہے جب تک اس کا عالم زندہ رہے،

جب عالم کا انتقال ہوجائے تو زمین کا ایک حصہ بھی ساتھ ہی مرجاتا ہے اور مرجھاجاتا ہے۔

## علماء نہ ہوں تو لوگوں کا حال بدتر ہوجانا

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کائنات کی اصلاح علماء کی وجہ سے ہے اور اگر وہ نہ ہوں تو لوگوں کا حال جانوروں جیسا ہوجائے بلکہ اس سے بھی بدتر ہوجائے

تو عالم کی موت ایک مصیبت ہوتی ہے اور اس مصیبت میں کی وجہ سے جو کمی واقع ہوگی اس کمی کو صرف اسی طرح پورا کیا جاسکتا ہے کہ کوئی دوسرا (عالم) اس کا نائب بن جائے۔ [مفتاح دار السعادة 1/68]

## علماء کی موت سب سے بڑی مصیبت

بے شک علماء کی موت کثیر خیر وبرکت (اور بھلائیوں) کی موت ہے ان کا زندہ رہنا غنیمت ہے اور ان کا فوت ہوجانا مصیبت ہے کیونکہ علماء نور ہیں جن کے علم سے روشنی حاصل کی جاتی ہے،

اور علماء کا فوت ہونا خطرناک شر ہے،

اور علماء کی موت سے علم کم ہوجاتا ہے اور جہالت بڑھ جاتی ہے

اور علماء کا فوت ہوجانا لوگوں کی گمراہی کا اور لوگوں کے حق سے دور ہوجانے کا سبب بنتا ہے۔ [حقوق العلماء بعد وفاتهم - شبكة الألوكة]

## علماء کی موت ایسا شگاف ہے جسے پر نہیں کیا جاسکتا

حسن بصری کہتے ہیں: عالم کی موت اسلام کی عمارت میں ایسا شگاف ہے جسے کوئی چیز پر نہیں کر سکتی خواہ کتنے ہی شب و روز گزر جائیں!

[جامع بیان العلم لابن عبد البر]

## علماء کی موت لوگوں کی تباہی کا سبب

ہلال بن خباب ابو علاء کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ قیامت کی علامت اور لوگوں کی تباہی کی علامت کیا ہے؟

توانہوں نے کہا جب ان کے علماء فوت ہوجائیں۔

[جامع بیان العلم ابن عبد البر:680]

# علم سیکھنا اس سے پہلے کہ علماء اٹھا لیے جائیں

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں علم کو لازم پکڑ لو اس سے پہلے کہ علم قبض کر لیا جائے اور اس کا قبض کیا جانا اہل علم کا دنیا سے جانا ہے۔

جامع بیان العلم

اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ابو بکر بن حزم کو لکھا: دیکھو! جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں انہیں لکھ لو، اس لیے کہ علم مٹ جانے اور علماء کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس سلسلے میں صرف نبی ﷺ کی احادیث ہی قبول کرنا۔

علماء کو چاہیے کہ وہ علم کو پھیلائیں اور علمی مجالس کا اہتمام کریں تاکہ جاہل بھی جان لیں، اس لیے کہ علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے۔

[صحیح البخاری قبل الحدیث:100]

# علم کا ضائع ہو جانا

زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم ضائع ہونے کے وقت ہوگا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں، پھر وہ اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور یہ سلسلہ یونہی قیامت کے دن تک چلتا رہے گا تو علم کیسے ضائع ہوگا؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن ام لبید! تیری ماں تجھے گم کر کے روئے، میں تو سمجھتا تھا کہ تم مدینہ کے بہت سمجھدار آدمی ہو، کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ دراصل یہ لوگ اس میں موجود تعلیمات سے معمولی سا فائدہ بھی نہیں اٹھاتے۔

[مسند أحمد:17473]

## لَا يَنْتَفِعُونَ مِمَّا فِيهِمَا بِشَيْءٍ

اس حال میں پڑھتے ہیں کہ وہ اس پر عمل کرنے والے نہیں ہیں،

وہ گدھے کے بمقام ہے جس نے بوجھ اٹھایا ہوا ہے

مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا ۚ بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ

سورہ جمعہ-5

## دنیا کمانے کی فکر اور علم سے دور رہنے کے نتیجے میں

## جہالت عام ہوجانا

- قناعت کا نہ ہونا
- دنیا کی طرف زیادہ رجحان ہونا
- علم کے بجائے مال سمیٹنے کی خواہش اور تمنا کرنا
- دنیاوی کاموں اور اسی کے مختلف حالات کو جانتے ہیں لیکن وہ آخرت کے معاملات میں سب سے بڑے جاہل ہوتے ہیں
- علم اور علماء کی مجالس کو چھوڑ دینے کا قدرتی نتیجہ ہے

## علم میں کمی آجانا / اہل علم کا دیگر کاموں میں مشغول ہو جانا

### يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ باہم قریب ہوجائے گا اور علم اٹھا لیا جائے گا۔

"وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ"۔۔۔یعنی علم میں کمی واقع ہوجائے گی اور اہلِ علم کمزور ہوجائیں گے کیونکہ وہ علم چھوڑ کر دیگر کاموں میں مشغول ہوجائیں گے،

اور وہ اہلِ علم فوت ہوجائیں گے جو علم میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ [شرح سنن أبي داود]

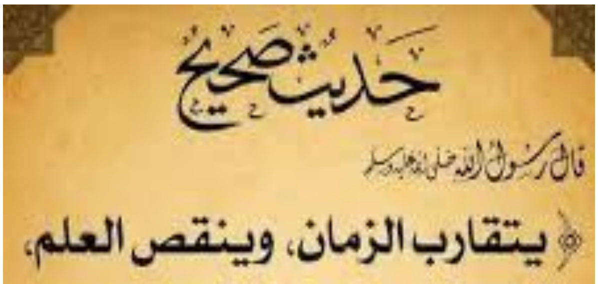

### علم کا ختم ہوجانا

ابن سیرین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ علم ختم ہوچکا ہے مگر خراب برتنوں میں کچھ تھوڑا بہت بچا ہوا ہے۔ [جامع بیان العلم ابن عبد البر:679]

## جہالت کا غالب آجانا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم دین کم ہوجائے گا اور جہالت غالب ہو جائے گی

[ صحيح البخاري:81]

## لوگوں کا اسلام کے بنیادی احکام سے جاہل ہوجانا

# يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کپڑے کے بیل بوٹوں کی طرح اسلام مٹتا جائے گا۔ حتی کہ یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ کسے کہتے ہیں۔ ایک رات میں اللہ عزوجل کی کتاب کو مٹا دیا جائے گا۔ اور زمین میں ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔

لوگوں میں سے جو بوڑھے مرد اور بوڑھی خواتین بچیں گی وہ کہیں گے ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کہتے سنا اور اب ہم بھی کہہ رہے ہیں۔

## اسلام کے احکامات مٹنے سے مراد

ابن بطال کہتے ہیں کہ یہ اور اس جیسی احادیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ روئے زمین کے تمام کناروں میں دین مکمل طور پر منقطع ہوجائے گا یہاں تک کہ دین کی کوئی چیز باقی نہیں ہے گی،

کیونکہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ اسلام قیامت کے قائم ہونے تک باقی رہے گا لیکن یہ کمزور پڑ جائے گا اور اجنبی ہوجائے گا جیسا کہ شروع میں تھا۔

[تحفة الاحوذي]

## حقیر لوگوں سے علم لیا جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ حقیر و ذلیل لوگوں کے پاس علم تلاش کیا جائے گا [السلسلة الصحيحة:695]

ابو عبید نے ذکر کیا ہے کہ یہاں "الصغر" سے مراد مقام و مرتبے میں چھوٹا ہونا ہے نہ کہ عمر میں، واللہ أعلم [فتح الباری]

ابن مبارک کہتے ہیں کہ "الأصاغر" ۔۔۔سے مراد اہلِ بدعت ہیں۔ [السلسلة الصحيحة، تحت الرقم :695]

# حقیر لوگوں سے علم لینے سے ہلاکت آنا

طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ لوگ اس وقت تک نیک اور ایک دوسرے کے ساتھ متحد رہیں گے جب تک وہ علم لیتے رہیں گے جو ان کے پاس محمد ﷺ کے اصحاب اور بڑوں کی طرف سے آئے گا،
اور جب حقیر اور چھوٹے لوگوں کی طرف سے علم آئے گا تو وہ ہلاک ہوجائیں گے۔

[طبراني]

## نااہل لوگوں سے فتوے لیے جانا

کتاب جامع بیان العلم میں آیا ہے کہ مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی کہ وہ ربیعہ بن عبدالرحمان کے پاس داخل ہوا تو اس نے ان کو روتا ہوا پایا پس اس نے ان نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی مصیبت پہنچ گئی ہے؟
اور یہ آدمی ان کے رونے کی وجہ سے خوفزدہ ہوگیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ان لوگوں سے فتویٰ طلب کیا جارہا ہے جن کے پاس علم نہیں ہے اور اسلام میں ایک سنگین معاملہ ظاہر ہوگیا ہے
ربیعہ نے کہا کہ ان میں سے کچھ ایسے لوگ فتویٰ دے رہے ہیں جو چوروں سے زیادہ جیل میں ڈالے جانے کے حق دار ہیں۔

[کتاب جامع بیان العلم]

# خطباء زیادہ اور علماء کا کم ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تمہارے زمانے میں علماء زیادہ ہیں اور خطباء کم' ایسے میں اگر کسی نے اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل نہ کیا تو وہ گمراہ ہو جائے گا اور بعد میں ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس میں خطباء زیادہ ہوں گے اور علماء کم' اگر اُس زمانے میں کسی نے اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کر لیا تو وہ نجات پا جائے گا۔''

[السلسلة الصحيحة:2510]

# جھوٹی حدیثوں کی اشاعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگ ہوں گے وہ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا تم ایسے لوگوں سے بچے رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنہ میں بتلا نہ کر دیں۔ [صحیح مسلم:16]

# بدعت کی کثرت

نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا تو عنقریب وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا پس تم پر لازم ہے کہ تم میری سنت اور خلفائے راشدین میں جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کو پکڑے رہو اور اسے ڈاڑھوں سے مضبوط پکڑ کر رکھو

اور دین میں نئے امور نکالنے سے بچتے رہو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔
[سنن أبي داود:4609]

# قلم کے ظہور کا معنی

نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے مخصوص لوگوں کو سلام کہا جائے گا اور تجارت عام ہو جائے گی، حتیٰ کہ بیوی تجارتی امور میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی، نیز قطع رحمی، جھوٹی گواہی، سچی شہادت کو چھپانا اور قلم کا چرچہ ہو گا۔ [السلسلة الصحيحة:647]

کتابت عام ہوجائے گی

# دنیاوی علم ظاہر ہوجانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز علامات قیامت میں سے ہے کہ مال پھیل جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، فتنے ابھر پڑیں گے، تجارت عام ہو جائے گی اور علم (یعنی پڑھائی لکھائی) عام ہو گی۔ [السلسلة الصحيحة:2767].

ویظھر العلم —— شرعی علم نہیں —— دنیاوی علوم